اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ ۹

نمبر (۷) | مطبوعہ ۱۸ - فروری ۱۸۹۸ء بروز جمعہ | جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

اہلیان ہند کی حالتِ زار پر اخبارات میں رشک اور رقت کا ایک دریا جاری ہے کوئی تو قوم برہمن کی بربادی اور تنزلی کو دیکھ دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہے۔ کوئی ملکِ ہند کی بے چینی اور بے آرامی کا دردانگیز افسانہ سنا رہا ہے۔ کوئی ہندوستان کی وہم پرستی پر نالاں ہے۔ کوئی دیوی کے پیچھے اپنا سر دینے کو طیار ہے اور کوئی جوتشی اور پنڈت کی بتر بتر جو کلاہٹ کے مارے جہلا سے لیکر ضعیف الاعتقاد علما تک لکیر کا فقیر بنا جاتا ہے۔ سچ کہا ہے شاعر نے کہ۔ جوہر تو تجھ میں تھے ملکوتی خصال کے۔ ہندی بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی۔ اخبار تحفۂ ہند بجنور مطبوعہ ۷ فروری اپنے ایڈیٹوریل میں درد کے ساتھ سچ فرماتا ہے کہ ہندوستان کی گذشتہ صدیوں کی تاریخیں اگر اٹھا کر دیکھی جائیں یا یہاں کی پرانی عمارتوں کے کھنڈروں یا قدیم زمانہ کے کتبوں پر نظر ڈالی جائے تو وہ ضرور ہماری اس رائے کی تائید میں ہونگے کہ ہندوستانیوں کو بہت کم موقعے چین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کے ملے ہیں "۔ اُن کا یہہ کہنا بھی سچ ہے کہ اسلامی سلطنت اور ہندو سلطنت دونو تاریک سلطنتیں تھیں۔ ایک کے عہد میں تو باہمی جنگ و جدل کا بازار گرم تھا اور دوسرے کے عہد میں "مذہبی ڈھکوسلوں کی بدولت رعایا جان سے تنگ آرہی تھی"۔ اور پھر آگے چلکر یہہ بھی فرمانا درست ہے کہ "برٹش حکومت کے پُرامن زیر سایہ میں یہاں کے باشندے آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی رسومات بجالاتے ہیں اور عین امن و آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور عمدگی انتظام کے جو عمدہ طریقے اس مبارک سلطنت میں قایم ہوئے ہیں وہ گذشتہ حکمرانوں کو کبھی خواب میں بھی نہیں سُوجھے ہونگے۔ مگر افسوس کہ یہاں کی رعایا کی بدقسمتی کا پھر اور صورت سے اظہار ہونے لگا ہے ...... یعنے خوفناک بیماریوں سے ان پر تسلط کر لیا ہے۔ مرض ہیضہ۔ چیچک کے انسداد کا کامل نسخہ ابھی ہاتھ نہ آیا تھا کہ پلیگ (طاعون) نے حملہ کر کے باقیماندہ ہوش و حواس خطا کر دیئے "۔

غرضیکہ ہم مکرر دسہ کرر اس بات کو بلا تامل کہدیتے ہیں کہ ہندوستان کی موجودہ مذبذب اور پریشان حالت کا ابھی آخر نہیں آیا ہے۔ اُن کا تو ابھی یار لوگوں کی فقرہ بازیوں سے یہاں تک جھنجھوڑا جاتا ہے کہ اُن کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اور نہ دن کی عید یاد رہتی ہے اور نہ رات کی شبرات۔ ہندوستان کے گناہ کا پیالہ لبریز ہوتا جاتا ہے۔ وہ غلام کیا گیا۔ غلام ہے اور غالباً غلام ہی کی موت مریگا۔ ہندوستان خدا کو بھولا ہوا ہے۔ ہندوستان انسان کی قدر نہیں کرتا۔ ہندوستان نے وہم اور وشواس کو اپنا خضر راہ بنایا ہوا ہے۔ وہ پنڈتوں جوتشیوں اور ملاؤں کے دباؤ میں ہیں۔ وہ حقیقی توبہ سے ناآشنا ہیں۔ وہ گمراہ ہیں۔ ست کے عوض وہم اور وشواس اُن کے دلوں میں سکونت پذیر ہے۔ اُن کی زندگی مردہ زندگی ہے اور اُن کا اخلاق تمدن مصنوعی اور عارضی ہے۔ وہ راہ حق اور زندگی کے طالب نہیں ہیں۔ وہ حق پرست نہیں جھوٹ پرست ہیں وہ خدا پرست نہیں بلکہ باطل اور بُت پرست ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ کردنی خویش آمدنی پیش کے مصداق بنے ہوئے ہیں

(سلسلے کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اول)

نورِاَفشاں

پادری اے - ایچ - یوئنگ صاحب - ایم - اے - ایڈیٹر
پادری ایچ - گولکناتھ صاحب ، پادری غلام مسیح صاحب - } ایسوشئیٹ
پادری طالب الدین صاحب - بی - آے ، پادری پی - سی - اوپل صاحب - } ایڈیٹرز

ملکِ ہند کی کایا پلٹ

ہمارے ملکِ ہند کی عجب کایا پلٹ رہی ہے - سوشل کانفرنس کے انعقاد جلسہ کی گذشتہ رپوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوشل اصلاح کی ساختہ انجمنیں جابجا قایم ہیں - اور اُن کُل انجمنوں کا مدعا یہہ ہے کہ ہند کے قدیم و بوسیدہ دستورات کا - جن کا رواج اب تک بدستور جاری ہے مگر موجودہ روشنی کے زمانے میں بطور تقویم پارینہ اور کاغذ دیوار متصور ہیں - اِن کا یا تو پورا استیصال یا مکمل تجدیدی اصلاح ہو - ہم کو ایسی انجمنوں کے ساتھ پورا اُنس اور پوری ہمدردی ہے - اور ہم خوشی سے کچھ خلاصہ اُن کی کارروائی کا جو سالانہ رپوٹ سے حاصل ہوا درج اخبار کرتے ہیں - دھوندا - وہ اول صغیر سنی کی شادی کے مضر رواج کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں چنانچہ کل ہندوستان کی رائے اور رغبت زیادہ زیادہ شادی کی عمر کی حد بڑھانے کی طرف پائی جاتی ہے - پنجاب میں آریہ سبھا کی یہہ رائے قرار پاچکی ہے کہ اُن کی ذات کی کوئی لڑکی بھی جب تک وہ بارہ سالہ عمر ختم نہ کرے شادی کے رشتہ میں نہ باندھی جاوے - اسی طرح اور صوبجات میں بھی یہہ طے جاری ہے کہ وقت آپہنچا ہے کہ توسل حکام لڑکوں کی کم سے کم شادی کی قانونی حد لگانے کا انفصال کرایا جاوے - خیر یہہ ایسے امورات ہیں جن کا پبلک خیالات کے بدلنے سے بتدریج خودبخود بلامداخلت گورنمنٹ اندرونی مواخذہ ہوسکتا ہے - دوم تعلیم النسا - اِس مد میں بھی ترقی کی صورت نظر آتی ہے - ایک وہ زمانہ بھی تھا کہ عورت کو ہم پایہ قرار دینا اور اُس کے مواجب اور حقوق قایم کرنا تو ایک طرف انسانی حیثیت سے نیچہ درجہ نسبت تھا اور اُس کی تعلیم میں ہند کے مردوں کو نہایت ہی سخت تردد اور تامل تھا - مگر اب نہ صرف تعلیم کا دروازہ ہی کھل گیا ہے بلکہ مستورات کی تعلیم کی معیار بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے - چنانچہ کلکتہ کا بیتھون کالج جس کی پرنسپل ایک عیسائی عورت مس چونو بوس صاحبہ ہیں بہت فروغ پر ہے - اسیطرح احمد آباد اور پونا میں اعلیٰ سکول اور پنجاب میں بھی مختلف سکول اور مہارانی صاحبہ کا سکول میسور کی ریاست میں اسی مدعا کو پورا کر رہے ہیں -

ان سب سکولوں میں عیسائی عورتوں کا بڑا بھاری حصہ ہے - عیسائی عورتیں اس ملک کے لوگوں کے لئے ایک تعلیم کا عمدہ نمونہ ہیں - چنانچہ اب عورات کی وقعت اور وقعت کی جاتی ہے اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ مردوں کے ساتھ مساوات میں متصور ہوں گی - علاوہ بریں بیواؤں کی نکر شادی پر زور دیا جاتا ہے - اور گذشتہ سال میں انہی انجمنوں کی تحریک سے پچیس بیواؤں کی نکر شادی ہوچکی ہے جس میں سے پنجاب ہی میں دس بیواؤں کی شادی کرادی گئی - بلکہ پنجاب میں تو ایک بیواؤں کی شادی پر داد دینے کی انجمن بھی قایم ہے - مہاراجہ نابھہ صاحب بھی اس فرض منصبی کے ادا کرنے میں بہت کچھ ساعی ہیں اور اپنی ریاست میں بیواؤں کی نکر شادی کی تحریک بھی کی ہے تاکہ اِس پر عمل درآمد ہو - بلکہ کہیں کہیں برہمنوں نے بھی نکر شادی کی تائید میں رائے دیدی ہے -

سبھا ہی کی مزاحمت اور روک ٹوک بھی موقوف ہوتی جاتی ہے - اصلاح والی پارٹیں رئیسوں کے ملا لینے میں ہر وقت آمادہ رہتی ہیں - ذات کے پرزے ڈھیلے پڑتے جاتے ہیں - میل جول کا بازار گرم ہوتا جاتا ہے - چنانچہ نہ صرف کھانے پینے میں آزادی ظاہر کی جاتی ہے بلکہ شادی کی تفریق اور ذات بندی بھی ٹوٹتی جاتی ہے - اور امید ہے کہ جلد کافور ہو جاویگی - بعض بنگالیوں نے مدراسی عورتوں سے شادی کا رشتہ قایم کیا ہے - ذاتوں کی تیز مٹتی جاتی ہے - اور مل جل جانے کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے - یہہ سب کرشمے مسیحیت کے ہیں - اِس کے قدم نزول مبارک سے انسان انسانوں کو بھائی کہنے لگا ہے - مگر طرفہ یہہ ہے کہ اب بھی بہت اہلِ ہنود قدیم کا راگ الاپتے جاتے ہیں اور تاریکی اور ظلمت کے پردہ میں ہوکر اُسی پر نازاں ہیں کہ پدرم بادشاہ بود -

پھر انسداد مے نوشی اور حفظ صحت کی تجاویز پیش کی جاتی ہیں اور اخلاق اور تمدنی حالات کی اصلاح بھی مدنظر ہے پھر قدیم طریقوں سے ایک نئی تجاوز کی صورت نکلی ہے - منوجی کے شاستر کی وہ توقیر نہیں رہی جو پہلے تھی - اب تو ذات کی تمیز کو کیا سری سبھانے یہہ کمال کیا ہے کہ مذہب تبدیل شدہ ہندوؤں کو بحال کیا جاتا ہے - اور رپورٹ ہندو سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سو کے قریب بھٹکے اور گم شدہ ہندو بحال ہوچکے ہیں - بلکہ دیگر صوبوں میں بھی سماج سبھا کی تتبع اور تقلید ہونے لگ گئی ہے - شادی کے خراب رسوم بھی موقوف ہوتے جاتے ہیں - اخراجات کی کمی کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے بلکہ بہت متمول خاندانوں نے شادی کے تعلق اپنے نیک نمونہ سے صرفہ کے برباد کرنے والی رسم کو بے فروغ کیا ہے - مسیحی مذہب اور مسیحی تعلیم کی اشاعت اور تلقین نے یہہ سب کرشمے دکھا چھوڑے ہیں - اور طرفہ یہہ ہے کہ اُس کی اشاعت کو ابھی ایک صدی

بھی نہیں گذری ہی۔ پھربھی افسوس ہی کہ صدہا لوگ ناشکرے اور ناسپاس رہتے ہیں بلکہ بڑی بے باکی سے مسیحی مذہب کی شان میں بہت کچھ لغو اور بہتان لگاتے ہیں۔ اور ایک انبار لغویات کا ہمارے سر تھوپتے ہیں۔ خیر یہہ امر تو مسلمہ ہی کہ جھوٹ کا راج چند روزہ ہی اور سچائی ضرور بالفرور غالب ہوگی۔

قومیں کسلئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں۔ زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند کے اور اُس کے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں....... وہ جو آسمان پر تخت نشین ہی ہنسیگا اور خداوند اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑا دیگا۔

ہم خداوند تعالیٰ کا لاکھ شکر کرتے ہیں کہ وہ ہماری دعائیں ہندوستان کی بہبودی کی نسبت سُنتا جاتا ہی اور سُنیگا۔ خدا وہ دن جلد دکھاوے جب ہندوستان مسیحی مذہب سے شرف حاصل کرکے قومیت میں قدم آگے رکھے۔ پھر نیشنل کانگرس کے موجودہ ادق مسئلے بسہولیت سے طی ہوجاوینگے۔ اور اُن کی زیادہ ترقی میں کوئی امر اس کا مانع اور کوئی مشکل اُن کے سدراہ نہ ہوویگی۔

سوشل کانفرنس جو اس بات کی ساعی ہی کہ ندہب تبدیل شدہ ونکو پھر بحال کرلیا جاوے یہہ ایک پرانے مروجہ دستور سے تجاوز ہی۔ خیر اس میں ایک قسم کی مذہبی آزادی تو نظر آنے لگ گئی ہی۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہی کہ مسیحیوں میں سے صرف ایک شخص واپس گیا ہی جسنے صاف تشریح کی ہی کہ مسیحی بُت پرستی میں مبتلا ہونے نہیں چاہتا۔ اور نہ ہندو وہم اور وشواس کا شکار بننا چاہتا ہی۔

خیر ہم سوشل کانفرنس کی اس تحریک کے ساتھہ ہمدردی کرتے ہیں کیونکہ اس میں ایک آزادگی کی صورت ہی اور یہہ بھی امید کی جاتی ہی کہ ہندوؤں میں سے جو غرض یا مطلب کے لئے عیسائی ہوئے وہ پھر واپس چلے جاوینگے۔

اور اسی طرح ہماری مسیحی جماعت دنیاوی آدمیوں سے پاک ہوجاویگی۔ مگر یہہ آزادی کافی وسیع نظر نہیں آتی۔ کیونکہ رپورٹ سے یہہ مطلق ظاہر نہیں ہوتا کہ ایسے اشخاص جو نیک نیتی سے عیسائی ہوئے آیا اُن کو بھی اپنے مسیحی رسوم بجالانے کو آزادی دی جاتی ہی یا نہیں۔

خدا کرے کہ وہ دن بھی آوے جب سوشل کانفرنس اپنی مذہبی آزادی کا فتویٰ دیدیوے کہ کسی کو مذہب تبدیلی کے واسطے قوم سے خارج نہ کیا جاوے۔ تاکہ ہر ایک ہندو مرید کے حقوق و مواجب اُس کے اپنی ضمیر پر چھوڑ دیجاویں؟

مراسلات

توبہ کی ضرورت

ماخوذ از تصانیف مولوی ذکاء اللہ صاحب شمس العلما

ہر ایک قوم اور ہر ایک فرقہ کے لوگوں میں توبہ کا خیال تو پایا جاتا ہی اور وہ اپنے حال و مال سے بھی اس بات کا اثبات کرتے ہیں کہ توبہ کی ضرورت ہی۔ مگر ہر ایک فریق کا طریقہ توبہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتا ہی۔ مثلاً ہندو جن کاموں کو افضل و بہتر جانتے ہیں وہ مسلمانوں کے ہاں بدتر بلکہ کفر اور شرک اور سخت گناہ سمجھا جاتا ہی۔ اور جن افعال و اعمال کو مسلمان بہتر اور افضل سمجھکر کرتے ہیں اُسکی بابت خود اُن کے گھر ہی میں اختلاف ہی (یعنے۔ سُنی۔ شیعہ۔ اور وہابیوں وغیرہ میں) قطع نظر اس کے جن باتوں میں مسلمانوں کا اختلاف نہیں اُن کو جب ہم مسیحی مذہب سے مقابلہ کرتے ہیں تو زمین آسمان کا فرق نظر آتا ہی۔ اور جو افعال و اقوال مسیحیوں کے ہیں اس کو محمدی کفر اور شرک بتلاتے ہیں۔ غرض کہ ہر قوم اور ہر فرقے کا طریق توبہ علیحدہ ہی جو ایک کو بہتر سمجھتا ہی دوسرا اُسے بدتر جانتا ہی۔ مگر بہرکیف توبہ کی ضرورت کو ہر ایک مانتا ہی اس لئے کہ انسان کے خمیر میں خیر و شر آپس میں ایسے ملے ہوئے ہیں کہ اُن کو ایک دوسرے سے جدا کرکے محض خیر بنکر فرشتہ ہونا یا محض شر بنکر شیطان بننا ممکن ہی۔

انسان گناہ کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ انسان کی سرشت ایسی ہی کہ وہ خیر سے شر کی طرف اور شر سے خیر کیطرف رجوع کرتا ہی۔

جس آدمی کو یہہ معلوم ہوجاتا ہی کہ گناہ کرنے سے دین و دنیا دونوں میں ضرر ہے اور اس بات کا یقین اُس کے دل پر غالب ہوجاتا ہی تو وہ جب گناہ کرتا ہی تو اُس کے دل میں افسوس اور رنج ہوتا ہی جسکو ندامت کہتے ہیں جب اس ندامت سے دل میں رنج غالب ہوتا ہی تو انسان قصد کرتا ہی کہ میں اس برے کام کو عمر بھر نہ کرونگا اُسی کا نام توبہ ہی۔

توبہ میں تین شرطیں ہیں۔ علم۔ ندامت۔ ارادہ ترک فعل بد اس مجموعہ کا نام توبہ ہی۔

توبہ ایک ایسا نور انسان کے سامنے ہی کہ جس سے وہ تاریکی جہالت کو مٹا سکتا ہی۔ ساری حرکات مذمومہ کو افعال محمودہ سے بدل سکتا ہی۔ اس سے فقط یہی طلب نہیں کہ وہ زمانہ حال میں اپنے فعل بد کو چھوڑیگا بلکہ اُس کے استقبال میں اُس کے ترک کا ارادہ کریگا اور اُس کے مکافات کے درپے ہوگا۔ جیسے انسان زہر کھا جائے تو اُسے قے کرکے معدے سے باہر نکالتا ہی۔ ایسے ہی انسان کو چاہئے کہ جس وقت گناہ سرزد ہو تو اُس کا علاج توبہ سے کرے۔ نادم ہو اور آیندہ ترک فعل کا ارادہ کرے اگر ایسا نہ کریگا تو زہر چڑھ جائیگا اور پھر وہ لاعلاج ہوجائیگا کیونکہ جہاں انسان نے گناہ کیا اور اُس کی عادت اختیار کرلی پھر نہ ندامت پیدا ہو اور نہ ترک گناہ کا ارادہ ہو۔ اگر ارادہ بھی ہو تو گناہ کا چھوڑنا ممکن نہیں کہ وہ آنکھوں نے

کسی کو بُری نگاہ سے نہ دیکھے یا بُری بات کانوں سے نہ سُنے یا بُری راہوں میں پاؤں کو نہ چلاوے۔ اگر اعضا کے گناہ سے بعض وقت بچ جائیگا۔ تو دل سے گناہ کرنے کے قصد سے نہیں بچے گا۔ اگر دل میں قصد نہ کرے تو وسوسوں سے نہ بچیگا خیالات پریشان دل میں آئیں گے اگر وسوسوں سے بھی نجات ہو تو خدا تعالیٰ اور اُس کی صفات و افعال کی واقفیت میں غفلت و قصور کریگا غرض سب خطاؤں کی اصلاح کرنا اور اپنے دلوں کی تاریکیوں کو دھونا ہمارا روزہ ہے آدمی کے دل پر گناہ کرنے سے تاریکی آجاتی ہے جیسے آئینہ پر منہہ کی بھاپ سے۔ گناہ متواتر کرنے سے دل ایسا سیاہ ہو جاتا ہے جیسے آئینہ مورچہ لگنے سے جس طرح آئینہ کی صفائی کے لئے یہی بہتر نہیں کہ اسپر سیاہی نہ ڈالیں یا بھاپ نہ لگے بلکہ پہلے بھاپ اور سیاہی مٹاویں“ خدا ہمارے گناہوں کی برداشت کرتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی انسان ہلاک ہو بلکہ اُسکی مرضی یہہ ہے انسان اپنی بدی سے باز آوے اور اسلئے وہ سبھوں کو حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں وہ طرح طرح سے ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم توبہ کریں وہ ہمیں فرصت دیتا ہے کہ ہم توبہ کریں ایک وقت ایسا آئیگا کہ ہم توبہ نہ کرنیکے سبب پچھتائیں گے کیونکہ بغیر توبہ کے نجات نہیں ہے“ اس لئے بھر خطا و جفا و عصیاں کی سرحد میں قدم رکھنے کا عہد و پیمان کر اس توبہ کے باغ کے سب گل یکرنگ ہیں اِس کا جو میوہ اِس سال کھائیگا وہی دوسرے سال میں چکھے گا۔ جو کام بار بار کیا جاتا ہے اُس میں مزا نہیں رہتا لیکن معاصی کے مزے کو بار بار چکھتا ہے توبہ کا مزہ بھی چکھ کہ وہ بہت لذیذ ہے پس چہرۂ دل کو خاکِ نیاز سے پُر کر و خون جگر سے رنگین کر یعنی گناہ کے حرفوں کو دل سے تراش“ اور خدا کے آگے ہاتھ دعا کے لئے اُٹھا تاکہ وہ سچی توبہ کی توفیق اور اپنا روح القدس دے۔ مراقم۔ جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی ؂

پاکیزگی

ماخوذ از وعظ ڈاکٹر سپکگن صاحب

پاکیزگی بھی صرف خاص صفت مسیحی کی ہے کیونکہ بغیر پاکیزگی کے کوئی مسیحی نہیں اور نہ بغیر پاکیزگی کے کوئی خدا کو دیکھہ سکتا ہے مگر افسوس کہ بہت لوگ پاکیزگی کا کچھ خیال نہیں کرتے۔ یہہ خاص بات ہے کہ جس نے معافی پائی اُس کو پاکیزگی کا بھی ملنا ضرور ہے۔ اگر کسی کو پاکیزگی نہیں ملی تو بیشک اُس کو نجات نہیں ملی۔ مسیح کے مرنے اور جی اُٹھنے میں اگر کوئی شریک ہے تو بیشک اُسے وہی نفع ہے ورنہ سب کچھ اُسکا لاحاصل ہوگا۔

جس وقت مسیح مرا اور جی اُٹھا اُس وقت تم سب اُس کے ساتھ تھے اِس لئے مقدس پولوس کا یہہ قول ہے ”کیونکہ جس حال کہ ہم اُس کی موت کی مشابہت میں شامل ہوگئے تو البتہ جی اُٹھنے میں بھی ہونگے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی انسانیت اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچی گئی تاکہ ہم آگے کو گناہ کے غلام نہ رہیں کیونکہ جو مرا سو گناہ سے چھوٹا ہے پس اگر ہم مسیح کے ساتھ مرے تو ہمیں یقین ہے کہ اُسکے ساتھ جیئیں گے بھی“

مسیح نے شاگردوں کو دنیا کے نور اور زمین کے نمک کہا تو ہم کو کس قدر زیادہ پاکیزگی کی روشنی بتلانا چاہئے۔ اگر ہم میں پاکیزگی نہ ہو ہمارا کچھ رعب لوگوں پر نہ ہوگا۔ ہماری امید اُس کے لئے کیا ہے کہ مسیح نے ہمارے واسطے بہت عمدہ چیزیں طیار کی ہیں۔ اور وہ جگہہ پاک ہے۔ اب کیا ہم وہاں جانے کے لئے طیار ہیں۔ مگر نہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہم اب تک پاک نہیں ہوئے تو بھلا وہاں کس طرح جاسکتے ہیں۔ یہہ پاکیزگی کچھ ایک روز کا کام نہیں اُسکے لئے روز بروز کوشش کرنی چاہئے خدا کو طاقت ہے اور اُس کا ارادہ بھی ہے کہ تم پاک ہو۔ جب ہم اپنے باہر دیکھتے ہیں تو ناپاک اور جب اندر خیال کرتے ہیں تو بھی ناپاک مسیح چاہتا ہے کہ وہ انسان کے دلوں سے گناہ کی آلودگی کو دور کرے مگر کون ایسا شخص ہے جو یہہ کہہ سکتا ہے کہ میرے دل کا گناہ دور ہوا ہم بار بار گناہ کیوں کرتے ہیں؟ اِس لئے کہ گناہ ہم کو پسند آتا ہے بُرے کاموں کے خیال ہمارے دل میں کیوں آتے ہیں اِس لئے کہ وہ ہم کو پسند ہیں کیوں غرور ہمارے دل میں آتا ہے اِس لئے کہ وہ ہم کو پسند ہے ہم سُنتے بہت ہیں۔ مگر اِس پر غور کم کرتے ہیں۔ کہتے بہت ہیں مگر اُتنا کرتے نہیں جب کہ ہم بار بار دعائیں مانگتے اور پھر وہی گناہ ہم سے سرزد ہوتے ہیں تو یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہم میں ہی کچھ نہ کچھ غلطی باقی ہے۔

مراقم

جے۔ بی۔ ایل۔ از بمبئی

ہمکو کیسا بننا چاہئے

تمام دیسی مسیحیوں اور کُل واعظوں کی خدمت میں یہہ جملہ پیش کیا جاتا ہے ہم کو کیسا بننا چاہئے؟ مضبوط۔ دلیر۔ کس میں؟ ایمان میں اور کلام میں۔ کس لئے؟ اس لئے کہ ہم شیطان اور دنیا کے لوگوں پر غالب آویں۔ پولس رسول افسس کی کلیسیا کو لکھتا ہے۔ افسیوں کا ۶ باب ۱۰ سے ۱۸ آیت تک۔ باقی اے میرے بھائیو خداوند اور اُس کی قدرت کی قوت میں زور آور ہو۔ خدا کے سارے ہتیار باندھو تاکہ تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل قایم رہ سکو۔ کیونکہ ہمیں خون اور جسم سے کُشتی کرنی نہیں بلکہ حکومتوں سے اور ریاستوں سے اور اس دنیا کی تاریکی کے اختیار والوں سے اور شرارت کی روحوں سے جو افلاک کی مکانوں میں ہیں اِس واسطے تم خدا کے سارے ہتیار اُٹھا لو۔ تاکہ تم بُرے دن میں مقابلہ کر سکو۔ اور انجام دے کے قایم رہ سکو۔



اِس لئے تم اپنی کمر سچائی سے کس کے اور راستبازی کا بکتر پہن کے اور پاؤں میں صلح بخشنے والی انجیل کی تیاری کا جوتا باندھ کے اور اُن سب کے اُوپر ایمان کی سپر لگا کے جس سے تم شریر کے سارے جلتے تیروں کو بجھا سکو قایم رہو۔ اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہی لیلو۔ اور کمال آرزو و محبت کے ساتھ ہر وقت روح میں دعا مانگو۔ اور اُس کے لئے سب مقدسوں کے واسطے نہایت مستعد ہوکے اور منت کرکے جاگتے رہو۔

عزیزو جب کوئی شخص فن سپاہ گری میں داخل ہوا چاہتا ہی وہ چُنا جاتا ہی۔ دنیا اور اُس کے لوگوں سے علیحدہ کیا جاتا ہی سکھایا جاتا ہی اور آزمایا جاتا ہی۔ پس جب کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں لایا جاتا ہی اُس کو اپنی تیاری کرنی پڑتی ہی زرہ بکتر سے کل ہتیاروں سے گولہ بارود چھرّہ کارتوس وغیرہ سے یوں وہ تمام ہتیاروں سے مسلح ہوکر دشمن سے مقابلہ کرنے کو جاتا ہی اور اُس پر غالب آتا ہی۔ ویسے ہی دوستو ہم جو خداوند مسیح کے سچے گواہ ہیں۔ روح پاک کے ذریعہ سے چُنے گئے۔ شیطان اور دنیا کے لوگوں سے علیحدہ کئے گئے۔ روح القدس کی ہدایت سے سکھائے گئے ایمان میں آزمائے گئے چال چلن میں پرکھے گئے۔ اب شیطان اور دنیا کے لشکر کے برخلاف مقابلہ و جنگ کرنے کو نکلے ہوئے ہیں۔ تاکہ اُن پر فتحیابی حاصل کریں۔ اور جو لوگ اُن کے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ اور مسیح اور باپ سے باغی ہیں روح پاک کی مدد و تاثیر اور زور سے نکال کر خداوند کے فضل کے تخت کے نزدیک لائیں۔ جس سے کہ وہ شیطان کی ابدی ہلاکت سے بچکر خداوند کی ہمیشہ کی نجات کے وارث ہوں۔ اِس لئے خدمت گذارو خداوند کے ہتیار اُٹھالو۔ مضبوط ہو اور دلاوری کرو۔

(۱) عزیزو کیا ہم اپنی قوت پر اور ذہن پر بھروسہ کرتے ہیں جب کہ اپنے نجات دہندہ کی خدمت کرنے کیلئے کوچہ و بازار شہر گاؤں دیہات وغیرہ میں جاتے ہیں یہہ خیال کرکے کہ ہم کامیاب ہونگے ہرگز نہیں ہرگز نہیں ان جھوٹے فخروں سے ہم کچھ بھی نہیں کرسکیں گے۔ مسیح نے جس کام کو کیا پہلے خداوند کا شکر کیا اور پیچھے ہاتھ لگایا۔ دیکھو یوحنا ۱۱ باب ۴۱ سے ۴۳۔

(۲) کس ارادے سے ہم خدمت الٰہی کو کرنے کے لئے گھر سے نکلے ہیں۔ آیا اپنی ڈیوٹی کو پورا کرنے کیلئے یا کہ کسی گمراہ روح کے تلاش کرنے کے لئے۔ اگر ہم اپنے کو نوکر چاکر اور تابعدار سمجھ کر کام پر نکلیں اُس کام پر نہ تو روح پاک کی مدد ہوگی اور نہ خداوند کی برکت۔ لیکن اگر کسی روح کی کھوج میں نکلیں۔ اور خداوند سے دعا مانگیں تو ضرور وہ تمہارے کاموں پر برکت دیگا۔ خداوند کا وعدہ ہی۔ دیکھو متی ۷ باب ۷ آیت میں۔

(۳) کیا ہم وعظ کو خوبصورت چکنی چپڑی باتوں سے بنانا اور بازاروں یا گرجوں میں سُنانا چاہتے ہیں۔ یا کہ روح پاک کی تاثیر سے لوگوں کے دلوں پر جوش کروانا چاہتے ہیں۔ عزیزو ہمارا اپنا کوئی حملہ نہ ہووے۔ جو کچھ بولیں اور جو کچھ سُنائیں سب روح پاک کی بھرپوری اور معموری سے خداوند برکت پر برکت دیگا۔ اور بڑھاتے ہوئے تمہارے کام کو بڑھاویگا۔ پطرس رسول نے روح القدس سے معمور ہوکر جب پہلا وعظ کیا کتنے دلوں پر اثر ہوا۔ لوگوں کے دل چھد گئے اور تین ہزار مسیح باپ پر ایمان لائے اعمال ۲ باب ۴۱ آیت۔

(۴) کیا ہم اس لئے اپنے وعظ کو فصاحت و بلاغت سے بناتے ہیں کہ لوگ ہماری تعریف کریں کیا ہم اپنا نام چاہتے ہیں اور اپنی ناموری ڈھونڈھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ہمارے وعظ سے عیسائی ہووے تو ہمارا نام ہووے۔ ایسا خیال ہرگز ہرگز کسی کے دل میں پیدا نہووے کیونکہ جو کچھ ہم کرتے ہیں مسیح خداوند کے لئے اور اُسکے جلال کے لئے۔ پطرس رسول نے جب لنگڑے کو چنگا کیا تو کیا اپنا نام لیا ہرگز نہیں اُس نے اپنے کو چھپایا اور مسیح کو بلند کیا۔ اعمال ۳ باب ۷ و ۱۲ سے ۱۷ آیت تک۔

ہم ان باتوں میں سے ایک کو بھی اپنے دل میں آنے کے لئے جگہہ نہ دیں۔ مضبوط ہوویں اور دلاوری کریں اور زندہ کلام کا بیج بوتے جائیں۔ عزیزو سردی ہو یا گرمی جاڑا ہو یا برسات دن ہو یا رات دُکھ ہو یا سُکھ جان جائے تو جائے پر کلام کو نہ چھوڑیں۔

ہم میں سے جو سُست ہوویں وہ چیونٹی کے پاس جائے اور دانش حاصل کرے کہ کس طرح وہ دن رات اپنے کام میں لگے رہتے ہیں اور کتنا بھاری بوجھ کھینچتی ہی وہ اس کو کبھی نہیں چھوڑتی جب تک اُس کو تمام نہ کرلیوے۔ امثال ۶ باب ۷ آیت۔

اور جو محنتی ہیں وہ یہہ جانتے کہ جو محنت ہم کرتے ہیں وہ خداوند میں بے فایدہ نہیں ہی اور ترقی کرتے چلے جائیں ۱ قرنتیوں ۱۵ باب ۵۸ آیت۔

عزیزو جو کچھ خداوند نے نون کے بیٹے یشوع کے حق میں کیا سو ہمارے لئے بھی ہی مضبوط ہو اور دلاوری کر اور خوف نہ کھا اور بیدل مت ہو کیونکہ خداوند تیرا خدا جہاں جہاں تو جاتا ہی تیرے ساتھ ہی بیشک ہر صورت سے یہہ شیریں کلمے ہمارے لئے ہیں۔ اگرچہ ہم کیسے ہی دُکھ تکلیف میں پڑجائیں تو بھی ہراساں نہ ہوویں۔ اور دلیر ہوکر اِس کلمے کو اپنی زبان سے نکالیں۔ جب میں موت کے سایہ کے وادی میں پھِروں تو مجھے کچھ خوف و خطر نہ ہوگا کیونکہ اے خداوند تو میرے ساتھ ہی۔ صادق شیر کی مانند دلیر ہیں۔ ہمیں یہہ بھی چاہئے کہ دلیری کے ساتھ خداوند کے کلام کا اظہار کریں۔ کسی کی عزت و دولت اور شان و شوکت کا لحاظ نہ کریں بلکہ جب کسی کو مسیح اور کلام سے باغی پائیں اُن کی ملامت اور نصیحت

کریں - ۲ تمطاؤس ۴ باب ۴ آیت -

پر افسوس اُس شخص پر جس کے سبب سے کسی بھائی بہن کو خواہ عیسائی ہو یا ہندو و مسلمان ٹھوکر لگے اور کسی کے چال چلن سے عیسائی مذہب کی بدنامی ہووے - دیکھو مرقس کی انجیل ۱۱ باب ۴۲ آیت میں کیا لکھا ہے -

جتنوں نے مسیح کے نام کا بپتسمہ پایا ہے چاہئیں کہ ہمارے سبب سے مسیح نام کی حقارت نہ ہووے - اور اگر ہم میں سے کوئی ایسا ہے وہ اپنے بُرے فعلوں کی غلامی سے آزاد ہو کر مسیح کا ایسا لائق فرزند بن جائے - اگر کوئی جھوٹ - فریب - مکر - و دغا - بغض و کینہ - لڑائی جھگڑا - چوری - زنا - شراب و خون کا غلام ہو یہہ جانے کہ اِن کاموں سے خداوند مسیح کی بے عزتی ہوتی ہے اُس کو لازم ہے کہ صدق دل سے تائب ہو کر اور گھٹنے ٹیک کر خداوند کے حضور وعدہ کرے کہ میں اب سے کبھی عمر بھر تک نہ کوئی بدی کرونگا - اور نہ کوئی نشہ کھاؤنگا اور نہ پیونگا - اور اِس جملے کو اپنے مدنظر رکھے کہ مجھے کیسا بننا چاہئے اور خداوند اپنی روح پاک کی ہدایت سے اُس کے دل میں یہہ باتیں ڈالیگا اور اُس کو سکھاویگا - بے الزام اور بے بد ہو - دیندار خداترس ہو - ایمان میں قایم اور خداپرست ہو مسیح باپ کی آواز کا سُننے والا راستبازی کا بھوکا پیاسا ہو - روح القدس سے معمور ہو محبت کرنے والا سا مخلوق ہو - اور جب خداوند کی ایسی ایسی برکتوں کو حاصل کریگا تو اُس کے جلال کا باعث ہوگا - اور کوشش کریگا کہ خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت تمام روئے زمین پر پھیل جائے -

کاش کہ ہر ایک پڑھنے والا اور پڑھنے والی اِس جملہ کو سوچے اور غور کرے کہ ہمیں کیسا بننا چاہئے - مضبوط دلیر خداوند کریم ایسا ہی کرے کہ ہر ایک خادم اور ہر ایک جوان بوڑھا مرد ہو یا عورت لڑکا ہو یا لڑکی ایمان میں مضبوط اور کلام میں دلیر ہووے - آمین ॥ دانیل عارف مسیح

واعظ الانجیل الجلیل بیتھنی مشن از سنگر

مسیح اپنے تئیں کس پر ظاہر کرتا ہے

اولاً اُن پر جو اُس خاطر سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں - اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ سب کچھ چھوڑ کر میری پیروی کرو اور اُنہوں نے ویسا ہی کیا - حالانکہ وے کمزور اور بے اعتقاد تھے تاہم آخر تک اُس کی پیروی کی - اُس نے اُن سے کہا کہ چونکہ تم میری آزمایشوں میں میرے ساتھ رہے ہو ایک سلطنت تمہارے لئے قایم کرتا ہوں اور اِس سلطنت کو میں نے اپنے باپ سے پایا ہے - وے کامل نہ تھے لیکن اُس کے لئے اپنی جان دینے کو تیار تھے - اُنہوں نے اُس کو پیار کیا - فرمانبرداری و پیروی کی اور اُس کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا -

آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ واعظوں کی نصیحت تاثیر بخش نہیں ہوتی ہے - کیوں - اِس لئے کہ مسیح اُن پر ظاہر نہیں ہوتا - اِس کے عوض میں کہ اُس کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیں وے بٹورتے اور دنیاوی مال پر زیادہ دل لگاتے ہیں غور کرے اور دیکھئے پادری احسان اللہ صاحب پر خدا کی کیسی عنایت ہے کہ اُن کے لکچر و وعظ پُر تاثیر ہوتے ہیں دل ہل جاتے اور ایسا جوش پیدا ہوتا ہے کہ دل یہی چاہتا ہے کہ ہم سب کچھ چھوڑ کر مسیح کی پیروی کریں - کیوں - اِس لئے کہ اُنہوں نے سب کچھ اُس کی خاطر چھوڑ دیا اور مسیح اپنے وعدے کے موافق ظاہر ہوتا ہے -

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح جس شخص پر ظاہر ہو اُس کو کیسا ہونا چاہئے؟ جواب یہہ ہے

اُس کو دنیاوی چیزوں کا لالچ نہیں کرنا چاہئے - اُس کو تمام چیزیں اُس کی خاطر چھوڑنی چاہئیں اور پیروی کرنی چاہئے - کیا خوب ہوتا اگر ہمارے دیسی خادم الدین پادری احسان اللہ صاحب کے نمونہ پر چلتے - مسیح بھی چاہتا ہے کہ اُس کے لئے سب کچھ چھوڑیں - اگر ہم مسیح کو صرف لفظوں سے عزت دیں جیسا ایک صاحب نے فرمایا کہ ہمیں پیارا مسیح کہنا چاہئے یا پیارا یسوع وغیرہ اور اُس کی خاطر سب کچھ نہ چھوڑیں تو کیا فائدہ ॥

مسیح اُس شخص پاس آئیگا جو ہر ایک سے اُس کے لئے چھوڑنے اُس کے مطیع ہونے اور فرمانبرداری کرنیکو تیار ہے -

دوم - اُن پر مسیح اپنے کو ظاہر کرتا ہے جو اپنی بے اعتقادی کا یقین رکھتے ہیں - وہ وہاں ضرور جائیگا جہاں ایمان ماں زندہ وہ پورا ایمان پائیگا اور جس طرح پانی گڑھے میں بھرتا ہے اُسی طرح وہ اس دل میں آئیگا جہاں ایمان ہے - وہ چاہتا ہے کہ اپنے تئیں ہم پر ظاہر کرے لیکن ہماری کم اعتقادی و بے ایمانی کے سبب نہیں کر سکتا ہے یہہ بے اعتقادی ایک رکاوٹ ہے جس کے باعث وہ ہمارے دل کے دروازہ پر نہیں آسکتا ہے -

سوم - اُن پر جو بے چینی و بے آرامی کی حالت میں رہتے ہیں جب تک اُس کا مکاشفہ حاصل نہ کریں - حضرت یعقوب کا احوال یاد ہوگا جس نے کہا کہ جب تک تو برکت نہ دیگا میں ہرگز تجھے جانے نہ دونگا - ایسا ہی ہماری طبیعت بھی ہونی چاہئے - ہمیں مسیح سے کہنا چاہئے کہ اگرچہ میں اِس کو نہیں سمجھا اور میرا مقابلہ بے فایدہ ہے وغیرہ تاہم میں تجھے ہرگز جانے نہ دونگا جب تک تو اپنے کو ہم پر ظاہر نہ کریگا -

الراقم - اے - بی

ہم راقم مضمون کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں مگر ایک بات یاد رکھنا چاہئے کہ خود انکاری کا ظہور آدمیوں میں یکساں نہیں ہے - مقدم یہی ہے کہ آیا ہم اپنے ہر ایک قول اور فعل میں خدا کی بادشاہت اور اُس کے جلال کو ڈھونڈھتے ہیں یا نہیں - ہمکو زیبا نہیں کہ ہم خود انکاری کی ایک جزوی تعریف کو لیکر دوسروں پر عاید کریں ॥ ایڈیٹر -

موت کا وارنٹ

جناب ایڈیٹر صاحب

لیجیے ایک بڑے افسوس وغم کی خبر بھیجتا ہوں۔ شاید آپ کو اور ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال ماہ دسمبر کے نورافشاں میں رام پور بشہر کے مہاراجہ شمشیر سنگھ صاحب بہادر اور اُن کے ولی عہد ٹیکہ رگوناتھ سنگھ صاحب جو فی الحال ریاست بشہر کے گدی نشین تھے کچھ ذکر کیا تھا۔ اب بڑے افسوس کے ساتھ خبر دیتا ہوں کہ عدالت الہی سے ایک وارنٹ بنام ولی عہد موصوف مذکورہ بالا جاری ہوا۔ پولیس سارجنٹ مسٹر ملک الموت نے ایکدم آکے گرفتار کیا۔ اور دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے ان کا انتقال ہو رخہ ۳ فروری سن رواں کو ہوا۔ ولیعہد موصوف ہنوز خوب نوجوان۔ خوب جسیم خوبصورت وقبول صورت ہردل عزیز وسخی تھے۔ کوٹگڈہ مشن کے خیرخواہ تھے۔ ہر سال زر چندہ سے مشن کے کام کے لئے امداد فرماتے تھے۔ اُنہوں نے اپنی تمام ریاست کا سرکاری انتظام کے بموجب خوب بندوبست کیا۔ سرکار سے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب حاصل کیا۔ ہونہار بِروا کے چکنے چکنے پات کے مصداق تھے۔ اُن کے انتقال سے تمام ریاست اور خصوصاً رامپور بشہر میں بڑا ماتم ہے۔ اُن کے تمام خویش واقربا۔ عزیز و لواحق بڑے غم میں پڑے ہیں خصوصاً پس ماندہ چار رانیاں نہایت رنج والم میں مبتلا ہیں بڑا سیاپا کرتی ہیں یہہ سب لوگ کسی طرح کسی سے تسلی پذیر نہیں ہوتے۔ مہاراجہ صاحب خود حیران وپریشان ہیں نہیں جانتے کہ کیا کریں۔ لہذا اُنہوں نے کوٹگڈہ کے مشنری صاحب اور خود راقم کو ایک خط لکھا کہ اپنے مناد یہاں بھیجو تاکہ ان سب لوگوں کو سمجھائیں وتسلی دیں۔

اِس لئے آج ہم سب مناد اِسی کام کے لیے رام پور کو روانہ ہوتے ہیں۔ پس اے ناظرین آپ ہمارے ساتھ شریک ہوکر اِن لوگوں کے لئے خدا سے جو ساری تسلی کا خدا ہے دعا کریں کہ وہ ہمارے کام پر برکت دے اِن غم زدوں کو تسلی بخشے اور اُن کی آنکھیں کھولے تاکہ وہ اُس کو قبول کریں جو کہتا ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوآ اپنے اوپر لے لو سب مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیون میں آرام پاؤگے کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔ متی ۱۱: ۲۸-۳۰

الراقم

جسونت سنگھ از کوٹگڈہ ضلع شملہ

ڈیر ایڈیٹر صاحب

اگرچہ عرصہ دو سال سے سلف سپورٹ پر طول طویل لکھ دئے جاتے اور مختلف تجاویز بزرگانِ دین کی طرف سے پیش کی جایئں۔ مگر افسوس کہ کوئی نمایاں ترقی نظر نہیں آتی۔ اور جو کچھ ہے بھی۔ تو وہ صرف ملازمان مشن ہی میں نظر آئیگی۔ لہذا ایسی ترقیوں کو ہم ہرگز ترقی قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اُن سے پنجاب کی کلیسیائے کو آیندہ میں کوئی تراوٹ اور سیرابی ہرگز نہیں ہوسکتی۔ اِس لئے کہ۔

(اوّل) جو چندہ ملازمانِ مشن کی طرف سے فراہم ہوتا۔ تو جب وہ ممبر مشن کی ملازمت سے علیحدہ ہونگے اُس وقت اُن کے ساتھ ہی اُن کا چندہ اور اُن کی تجاویز بھی عنقا ہو جائیگی۔

(دوم) چونکہ چندہ دینے والے ملازمانِ مشن کلیسیا نہیں کہلاتے۔ لہذا جب تک کہ اُس میں غیر ملازمانِ مشن اور سلف سپورٹرز کی کثرت نہ ہو لفظ کلیسیا بھی صادق نہیں آسکتا۔

(سوم) اگرچہ وقت کے لحاظ سے دیسی کمیٹیوں میں مشنریوں کا صلاحکار ممبر ہونا باعث ترقی خیال کیا جاتا ہے۔ مگر جب خوردبینی کی جاتی تو مشنریوں کی شراکت بھی دیسی کمیٹیوں کو ضعف پہنچانے کے لئے ایک کافی صلاح ہے۔ جس کے ثبوت میں آپ صاحبان کے روبرو اتنا ہی پیش کرنا کافی ہوگا کہ کون سا کام دیسی مسیحیان کا ہے کہ جس میں ولائتیوں* کی شراکت ہوئی اور بیچارے دیسی کامیاب نکلے۔ پس خاص اندیشہ ہے تو یہہ ہے۔ کہ جب ولائتی مشنری صاحبان ہمارے ملک سے واپس جائینگے تو اُن کے ساتھ ہی اُن کا کام بھی ہمراہی ہوگا۔ اُس وقت ہم ضرور اُس بیل کی طرح ثابت ہونگے کہ جس کی شاخیں کسی ستودہ درخت کے سہارے پر ہوں۔ پر جب درخت گرا۔ تو وہ شاخیں بھی زمین پر ایسی گریں کہ پھر نہ اُٹھیں۔ پس اگر یہی نتیجہ ہونا ہے تو کیا مناسب نہیں کہ وقت کو غنیمت جانکر مشنریوں کی موجودگی میں ہم خود مجھنے کی کوشش کریں۔ اور کامیاب ہوں

چنانچہ اِنہی اغراض کو مدنظر رکھ کے پچھلے سال قصبہ پسرور میں دیسی مسیحیان کی طرف سے ایک کمیٹی بنام ”مبشرینہ“ قایم ہوئی جس میں مشنری صاحبان کا تو کسی طرف سے دخل نہیں۔ اور نہ آیندہ کو ہوگا۔ مگر اِس کمیٹی کے عہدہ دار اور ممبران صرف دیسی مسیحیان ہی چندہ دینے والے اور عموماً غیر ملازمانِ مشن جن کی تعداد بارہ سے زیادہ نہیں ہے ہیں۔ اِس کمیٹی نے سال سابق میں دو واعظانِ انجیل کی تقریباً پورے طور پر پرورش کی۔

---

*فٹ نوٹ۔ اِس تحریر سے کوئی گمان و اندیشہ بیجا خیال نہ کرے کہ میرا مطلب یہہ ہے کہ مشنری کام کوئی کام نہیں بلکہ میں زور سے کہتا ہوں کہ اِس ملک میں مشنری صاحبان نے بہت کچھ کیا اور امید ہے کہ آیندہ کرتے رہینگے۔ مگر وہ سب مشنریوں کے کام ہونگے نہ کلیسیائی

اور چونکہ اُنہوں نے اپنا بھروسہ نہ تو مشنریوں پر اور نہ اُن کی تنخواہ پر رکھا۔ اِس لئے خداوند نے اُن کے کام پر برکت دی ہے اور اب اِس سال سے اُن کی جماعتیں اُن کو پورے طور پر سنبھالتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جن کو سنبھلتے ہوئے دیکھ کر ہم مسٹر اینگ اور آپ کے رفیقوں کو جو ایسی کمیٹیوں کے ایسے مخالف تھے ثبوت دیتے ہیں کہ بلا امداد مشنریوں اور دیگر بیرونی امداد کے ہم کو روز بروز کامیابی ہوتی جاتی ہے۔ جس کے لیے ہم خداوند کے تہ دل سے شکر گذار ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اِس شکر گذاری کی قربانی میں پسرور کی کمیٹی کے ہمراز تمام غیرتمند مسیحیانِ پنجاب فخر و برکت حاصل کریں۔ کیونکہ اب تو یہ کمیٹی اور اُس کے مقاصد زیر تجویز نہیں ہیں بلکہ تمند ہی کے ساتھ کامیابی کا نمونہ ظہور میں آچکا۔ اور چل رہا ہے۔ پس اے مسیحیانِ پنجاب کیا مناسب نہیں ہے کہ اپنے زرِ چندہ سے ہماری امداد کریں۔ کیونکہ سلف سپورٹ کی مطلوبہ کنجی ہمارے پاس ہے۔ جس کو لیکر آپ بھی استعمال کریں اور کامیابی سے سُرخ روئی حاصل کریں۔ اور اگر آپ کی منہ بنائی باتیں ہی تھیں تو میں صلاح دیتا ہوں کہ آپ اب ہمیشہ کے لئے اپنے منہ کو بند رکھیں کیونکہ زبانی جمع خرچ کا زمانہ گذر گیا اور تجویز اور چاہیے کا بازار سرد ہو گیا بلکہ ایسی باتوں کی طرف عقلا تو توجہ بھی نہیں کرتے۔

یہ بھی واضح ہو کہ یہ وہی کمیٹی ہے کہ جس کے مقاصد کا ایک حصہ متعلق نند بیوپار کا تذکرہ معقول صاحب واعظ کے ذریعہ ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء کے نورافشاں میں ہوا تھا۔ اور بعد ازاں ایک صاحب نے اُس کی تردید میں بیان کیا کہ اب تو کنجی کو زنگار لگ گیا۔ جس کو ہم اب خوشی سے خبر دیتے ہیں کہ ہماری کمیٹی کامیاب ہو کر مخالف صاحبان کی امداد کرنے اور اُن کو کرامت میں لینے کے لئے تیار ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کے دلوں کو کھولے کہ وہ کلیسیا کی بہتری اور اِس کمیٹی کی کامیابی کو دیکھیں اور اقرار کریں کہ سوائے اُس کے اور کوئی ذریعہ سلف سپورٹ ہونیکا نہیں ہے۔

اب ہم ایک اور عجیب اور اہم کامیابی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ سنہ ۱۸۹۳ء میں ہماری کمیٹی کے ممبر بابو ہلاسی صاحب کی طرف سے ایک انگلو ورنیکولر مڈل سکول کی بنیاد خاص قصبہ پسرور میں قایم ہوئی اور سنہ ۱۸۹۷ء میں عالم شباب تک پہنچی۔ یعنے اِس سکول کے طلبا نے پنجاب یونیورسٹی میں مڈل کا امتحان دیا جن میں سے پانچ کی کامیابی میں تو ہم کو کسی طرح کا شک نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ تھوڑے دنوں میں نتیجہ کے نکلنے پر سُن لیں گے۔ اِس سکول کے مڈل ڈیپارٹمنٹ میں نہ تو مشن کی آج تک کوئی شراکت ہے۔ نہ مشنری کی بلکہ یہ سکول اپنی ہی فیس پر کسی قدر چلتا اور زیادہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ آج تک وہی مسٹر ہلاسی اِس کمی کو پورا کرتے رہے اور آیندہ کو بھی ایسا کرنے سے دریغ نہیں رکھتے۔ تو بھی آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ایسے بھاری کام کے لئے امداد کی کہاں تک ضرورت ہے۔ جس کے لئے التماس ہے کہ شائقین علم اور دیگر خیرخواہانِ سلف سپورٹ کو خاص طالب علم بہم پہنچانے سے امداد نہیں کر سکتے ہیں تو بھی زرِ چندہ کو بھیجکر ضرور مشکور فرماویں گے۔ جس سے سکول کے سامان مثلاً کرکٹ اور آلات علم طبیعیات وغیرہ کی خاطر خواہ رونق ہو جائے۔ اور پھر جو صاحبان اپنے بچوں کو اپر پرائمری یا مڈل ڈیپارٹمنٹ میں بھیجکر ہمارے سکول کو ترقی دینے اور اپنا خرچ بچانے کے خواہاں ہیں ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۹۸ء سے پہلے بذریعہ خط و کتابت بنام منیجر صاحب یا ہیڈ ماسٹر صاحب مسیحی مشن سکول پسرور سے فیصلہ کر لیں۔ جو مسیحی طلبا اِس سکول میں داخل ہونگے اُن سے خوراک سکول فیس و دھوبی حجام کے لئے صرف ساڑھے چھ روپیہ ماہوار لینگے نے جایا کرینگے۔ سکول میں مذہبی تعلیم اور اخلاق کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اِس سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب جی۔ بی۔ نثار علی مسیحی نوجوان ٹرینگ سرٹیفکیٹڈ ہیں۔ جن کو قدرت ہی نے خلیق۔ لایق۔ محنتی اور مسیحی طبیعت کا لباس پہنا دیا ہے۔

اور علاوہ اِن کے دوسرے اُستاد بھی نہایت محنتی اور خلیق ہیں۔ جن کا اثر تمام سکول کے مسیحی اور دیگر اقوام کے طلبا پر خاطر خواہ عمدہ اور تسلی بخش ہے۔ اے مسیحی صاحبان کیا آپ ایسے سکول کو جس میں ہر طرح کی بہتری ہو قوم کے غیرتمند سلف سپورٹ کے خواہاں اور خاص دیسی مسیحیان کی طرف سے سکول کے چلانے والے ہیں اور سکولوں پر ترجیح نہ دینگے۔ زرِ چندہ اور بچوں کو بھیجکر ہم دیسیوں کی ہمت کو نہ بڑھاوینگے؟ اُمید ہے ضرور آپ ہمارے حامی ہو کر قوم کو فائدہ پہنچانے میں کوتاہی نہ فرمائیں گے۔

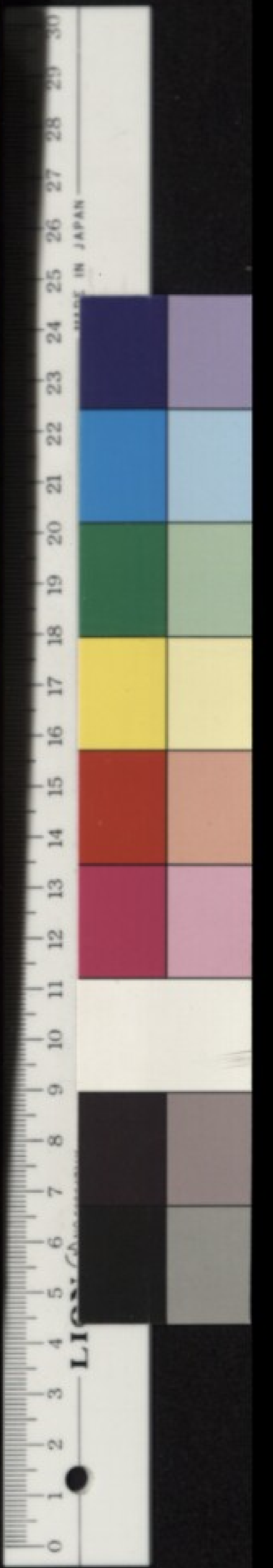
ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ اِس مرسلہ مضمون پر کوئی صاحب کسی قسم کی بحث چھیڑیں۔ کیونکہ ہماری کمیٹی کا کام عرصہ ایک سال سے بخوبی چل رہا ہے۔ اور سکول عرصہ چار سال سے ترقی پر ترقی دکھلا رہا ہے۔

الراقم

گنگو مل طالب واعظ انجیل بمقام کلاسوالہ

دینی خبریں

پنڈتہ رماں بائی کے ہوم جس کا نام سردا سدن ہے کی مدد کے لئے پنڈتہ مذکورہ کے دوستوں نے جو امریکہ میں رہتے ہیں دس برس کے لئے روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ چونکہ ماہ مارچ میں دس برس کی میعاد گذرنے والی ہے اسواسطے پنڈتہ رماں بائی امریکہ تشریف لے گئی ہیں۔ یقین ہے کہ امریکہ کے لوگ آیندہ دس یا بارہ سالوں کے لئے پھر اِس ہوم کی مدد کرنا منظور کر لیں گے۔ جب سے کہ یہ ہوم جاری کیا گیا ہے اُس وقت سے اب تک اِس نے بڑی ترقی ہوئی ہے۔ پہلے پہل پنڈتہ مذکور پونا کے تعلیم یافتہ لوگوں کے سبب سے بائبل کی تعلیم دینے سے جھجکتی تھیں لیکن اُن کو معلوم ہو گیا کہ اُن کی یہ حکمت عملی ٹھیک نہیں ہے۔ مگر یہ یقین ہے کہ اب بھی اُس ہوم میں بائبل کی



تعلیم کسی کو زبردستی نہیں دی جاتی ہے مگر تو بھی اب تمام ہوم میں مسیحی اثر بہت بڑھ گیا ہے اور سینکڑوں بیوائیں مسیحی ہو چکی ہیں ان حالات پر غور کر کے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ پنڈتا کو پہلے سے زیادہ مدد ملیگی۔ مدراس اور بمبئی کے صوبوں کے ہندوستانی مسیحیوں نے بھی پچھلے قحط کے موقعہ پر اس ہوم کی بڑی فیاض دلی سے مدد کی تھی۔

اس کے متعلق ہم اپنے ناظرین کو یاد دلاتے ہیں کہ لودیانہ میں بھی بیواؤں اور بیکس عورتوں کے لئے ایک ہوم جاری ہے کیا پنجابی مسیحی اس ہوم کی مدد نہیں کر سکتے ہیں؟

امریکہ میں بہت سے چینی مسیحی ہو گئے ہیں اور وہ اپنے ملک میں انجیل پھیلانے کے لئے بڑی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے مشن کا ہیڈ کوارٹر سین فرانسسکو میں ہے کہ جہاں اُن کو نام کے مسیحیوں سے بہت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ کانٹن میں اُن کی جائداد قیمتی چار ہزار ڈالر کی ہے اور ہانگ کانگ میں دس ہزار ڈالر کی ہے اِن دونوں جگہوں سے وہ اپنے مشن کا کام پھیلا رہے ہیں۔ یہہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے چینیوں نے اپنے ملک میں تین لاکھ چینیوں تک انجیل پہنچائی ہے۔ وہ اپنے ملک میں مشنریوں کے بڑے مددگار ہیں۔ اُن تمام کرسچن انڈیور سوسائٹیوں میں جو مشنوں کے لئے روپیہ سے مدد کرتی ہیں چینیوں کی کرسچن انڈیور سوسائٹی جو سین فرانسسکو میں ہے تیسرے درجہ پر ہے۔ سین فرانسسکو میں دو چینیوں بنام پادری جوئے جیٹ اور پادری جی گم کو تقرری دی گئی ہے کہ وہ اپنے ہم جنسوں میں کام کریں اُن میں سے پادری جوئے جیٹ کانگریگیشنل چرچ مشنری سوسائٹی کے فیلڈ سپرنٹنڈنٹ ہو کر چین کو روانہ ہو گئے ہیں۔

بائبل سوسائٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے سال نیویارک شہر میں ۴۴،۴۰۰ بائبلیں اور انجیلیں چینی۔

سکاٹش۔ آئرش۔ انگلش۔ ویلش۔ فرینچ۔ فینس۔ روسی۔ بلگرین۔ ہنگرین۔ بوہیمین۔ پالش۔ سلاوک۔ عربی۔ یونانی ارمنی۔ عبرانی۔ پرتگالی۔ فنیکی۔ سویڈش۔ اٹلین۔ سپینش۔ جرمن۔ اور ڈچ زبانوں میں تقسیم کی گئی۔

جاپان میں مسیحی مذہب ۱۵۴۹ء میں فرانسس زیویر رومن کیتھلک کے پادری کی طرف سے اُس ملک میں پہنچایا گیا۔ قریب چھ برس کے بعد رومن کیتھلکوں کا شمار ......۲ کا ہوا اور ...۲ پادری تھے مگر ۱۷۱۴ء میں وہاں کے حاکم رومن کیتھلکوں سے ناراض ہو گئے اور سب کو قتل۔ قید۔ اور جلاوطن کیا۔ ۱۸۵۹ء میں پروٹسٹنٹ مشنریوں نے وہاں پر کام کھولا اور ۱۸۶۴ء میں پادری جیمس ہیپبرن صاحب نے ایک آدمی کو بپتسمہ دیا اور ۱۰ مارچ ۱۸۷۲ء میں ٹوکیو ہاما میں پہلی پروٹسٹنٹ کلیسیا کا گرجا گھر بنا اور اب وہاں پر ایسی ترقی ہو گئی ہے کہ وہ اپنے ملک سے اور ملکوں کو مشنری بھیجتے ہیں مثلاً ہوائی ٹاپوؤں میں اُن کی کوشش سے وہاں کے بہت سے لوگ مسیح پر ایمان لائے ہیں۔

جارج مولر صاحب جن کی عمر ترانوے سال کی ہے اور جو ولایت میں ایک بڑے یتیم خانے کے سپرنٹنڈنٹ ہیں بڑے دعا مانگنے والے ہیں یہاں تک کہ اُن کے یتیم خانے کا سارا خرچ صرف دعا کے وسیلے سے حاصل ہوتا ہے۔ اُن کو کلام مقدس کے مطالعہ کا بڑا شوق ہے چنانچہ وہ اپنے ایک خط میں فرماتے ہیں کہ "میں ۱۸۲۹ء سے لیکر خدا کے کلام کو بلا ناغہ پڑھتا رہا ہوں۔ میں نے تمام بائبل کو شروع سے آخر تک سَو سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہے کئی سال تک پرانا اور نیا عہدنامہ ایک سال میں دعا اور دھیان کے ساتھ چار مرتبہ ختم کرتا رہا ہوں"۔ صاحب موصوف اوائل عمر میں اِس کتاب کی مطلق پرواہ نہ کرتے تھے چودہ سال کی عمر سے بیس سال تک آپ نے کبھی ایک باب بھی نہیں پڑھا تھا مگر جب سے خدا کے کلام کا شوق ہوا اُنہوں نے اُس کے مطالعے میں کبھی غفلت نہیں کی۔

عہد عتیق کے نوشتوں کی تواریخی واقعات کی صداقت روز بروز کھنڈرات کے کھودنے سے ثابت ہوتی جاتی ہے حال ہی میں ایک فرانسیسی بنام مونس پی سیکس نے یسعیاہ ۱۰ باب ۱۲۔۱۴ تک کی نسبت دریافت کیا ہے۔ ایک تختی پر جس کو ٹیر کلنڈ رکھتے ہیں سنہیرب کا حال معہ یسعیاہ ۳۷، ۲۴ و ۲۵ آئتوں کے بیان کے لکھا ہوا ملا ہے۔

امریکن بورڈ آف فارن مشنز نے اپنی سالانہ رپورٹ شایع کی ہے۔ نیو انگلنڈ کی ریاستوں سے حسب ذیل آمدنی ہوئی۔ مین سے ۲۷،۳۰۰،۱۸۰۰ ڈالر۔ نیو ہمشائر سے ۹۹،۱۶۹،۲۳ ڈالر۔ ورمنٹ سے ۴۳،۳۰،۱۵۵۱۔ میسوچٹ سے ۲۷،۰۴۸،۱۴،۲۳ ڈالر۔ جزیرہ روڈ سے ۹۳،۳۷،۱۸۰ ڈالر۔ کنیکٹ سے ۰۷،۸۷،۸۰۰ ڈالر۔ کل ۲،۰۴،۴۸،۳۶،۳ ڈالر نیو انگلنڈ سے حاصل ہوئے۔ نیویارک سے ۴،۰۶،۴۲،۵۴ ڈالر جمع ہوئے کل رقم جو تمام وسیلوں سے حاصل ہوئی ۰۷،۸۱،۲۲۷،۴۴۶ ڈالر ہے۔ اُس رپورٹ میں ترکوں کے ہاتھ سے مسیحیوں کے قتل کا حال زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے لیکن تو بھی وہاں مسیحی زیادہ ہوئے ہیں۔

سکاٹلنڈ کے اسٹیبلشڈ چرچ کے مشن نے غیر قوم عورتوں میں انجیل سنانے میں بڑی ترقی کی ہے ۱۸۳۷ء میں اُس مشن کے متعلق ہندوستان میں صرف ایک لیڈی مشنری تھی مگر اب کام اسقدر بڑھ گیا ہے کہ ۲۳ لیڈیاں کام کر رہی ہیں اور ۴۶ سکول ہیں کہ جن میں تین ہزار طالب علم ہیں۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن فروری ۱۰۔ اخبار ٹایمس کا پیکن کا کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہی کہ فرانس چین سے آٹھ دن کے اندر تاوان طلب کرتا ہی۔ یہہ تاوان اس لئے ہی کہ ایک فرنسیسی کو نانکن میں چینیوں نے چورا لیا۔ فرانس کہتا ہی کہ اگر تاوان نہ دیا گیا تو فرانس کچھ نہ کچھ کارروائی ضرور ہی جنوب میں کریگا۔

جاپان نے چین کو مطلع کیا ہی کہ ہم تاوان جنگ کی اگلی قسط کی ادائگی کا وقت آگے نہیں بڑھا سکتے ہیں ؛

کلکتہ فروری ۱۱۔ جنرل ویسٹ ماکٹ رپورٹ کرتے ہیں کہ جب کہ وہ چوکیوں پر سے پہرے ہٹا رہے تھے تو اُن پر تقریباً بیس آفریدیوں کے گروہ نے گولیاں چلائیں۔ ایک سپاہی دوسری پنجاب انفنٹری کا سخت مجروح ہوا ؛

بمبئی فروری ۱۰۔ ۱۸۳ واردات اور ۲۰۷ اموات بمبئی میں ہوئیں ؛

بمبئی فروری ۱۱۔ کل اموات گذشتہ ہفتہ بمبئی میں ۲۰۷۰ ہوئیں۔ صرف طاعون سے ۱۱۳۳ اموات ہوئیں۔ کل ۱۸۲ واردات اور ۱۷۱ اموات ہوئیں ؛

دہلی فروری ۹۔ کل رات بادل آے اور تمام رات بارش ہوتی رہی اور اب تک جاری ہی۔ دیہات میں بھی بارش ہوگئی ہی ؛

ملتان فروری ۱۰۔ آج ایک انچ کے قریب بارش ہوگئی ہی۔ بادل اب تک جھوم رہے ہیں ؛

فیروزپور فروری ۱۰۔ یہاں خوب بارش ہوئی اور اب تک جاری ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بارش دور دور تک ہوئی ہی ؛

پھلور فروری ۹۔ تمام رات بارش ہوتی رہی

سیالکوٹ فروری ۱۰۔ آج صبح ۳ بجے سے بارش ہوئی اور کئی گھنٹے تک ہوتی رہی تمام ضلع میں بارش ہوئی ہی ؛

حصار فروری ۹۔ حصار کے ضلع میں آج بارش ہوئی ہی ؛

لنڈن فروری ۱۱۔ انگلنڈ اور شاہ منیلک کے درمیان جو صلح قرار پائی ہی وہ مشتہر ہوگئی ہی۔ اس کے رو سے انگریزی قوم کو خاطر پسند برتاؤ کا وعدہ کیا گیا ہی۔ شاہ منیلک اپنے مقدور بھر درویشوں کے پاس گولہ بارود و اسلاح جنگ پہنچنے نہ دیگا اور وہ اُن کو اپنا دشمن قرار دیتا ہی۔ انگلنڈ نے اپنی جانب سے اپنے حدود میں شاہ منیلک کی خاطر جو سامان جنگ گزریگا اُس کا محصول معاف کیا ہی ؛

کلکتہ فروری ۱۲۔ فوج تیراہ کے دوسرے ڈویژن کا ہیڈ کوارٹر مانی سے پشاور کو تبدیل کیا گیا ہی ؛

مدراس فروری ۱۱۔ آج مدراس شہر میں خفیف بارش ہوئی ؛

قحط کے کمیشن کے ممبر آج مدراس میں پہنچ گئے ہیں ؛

لنڈن فروری ۱۲۔ رائٹر پیکن سے تار دیتا ہی کہ چین راضی ہوگیا ہی کہ فرانسیسی کے چھڑانے جانے کا عوضانہ دیوے اور یہہ بھی بیان کرتا ہی کہ انگلنڈ کو اختیار دیا گیا ہی کہ برہما ریلوے کو یونن کے درمیان سے لیجا کر بڑھاوے ؛

انگلنڈ مقام پیکنگ میں گفتگو کر رہا ہی کہ چین کے بھیتر وار کے دریاؤں میں کشتیاں چلانے کا حق حاصل ہو اور یونن کا جنوبی بندرگاہ یوں جاؤ کھولا جاوے ؛

لنڈن فروری ۱۲۔ مسٹر گلیڈسٹون راضی ہوگئے ہیں۔ اب وہ انگلستان کو جلد واپس آنے والے ہیں ؛

لنڈن فروری ۱۱۔ ملکہ معظمہ نے مجروح سپاہیوں کو نٹیلی کے ہسپتال میں دیکھا اور اُن سے فرداً فرداً تسلی آمیز کلمے کہے ؛

کلکتہ فروری ۱۳۔ ہندوستان اور ملیشیا کی میتھوڈسٹ کلیسیا کی جنرل کانفرنس کی ایک میٹنگ میں جو بتاریخ ۲۵ جنوری سن رواں کو بمقام لکھنؤ میں ہوئی یہہ ریزولیوشن قرار پایا کہ حضور ویسرائے و گورنراں و نفٹنٹ گورنراں و چیف کمشنر کی خدمت میں عرض کیا جاوے کہ ہم سب حاضرین سرکار ہند کے نہایت شکر گذار ہیں اُسکی اُن بیغرضانہ خدمات کے لئے جو مصیبت زدہ ہندوستانیوں کیلئے قحط کی آفت کے وقت کی گئی ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُسنے اپنی کمال پروردگاری سے اس ملک کو ایسی دانا اور دلیر اور رحیم سرکار کے زیر سایہ کیا ہی ؛

پونہ فروری ۱۴۔ مس مارگن جو جنرل پلیگ ہاسپٹل میں نرس کا کام کرتی تھیں آج صبح کو ساڑھے چار بجے مرگئیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اُن کو بایسکل کی سواری سے ٹھنڈ لگ گئی جس سے بخار آگیا پھر نمونیا ہوگیا اور آخر کار طاعون کے آثار نظر آئے۔ آج شام اُنکا تکفین ہوا ؛

بمبئی فروری ۱۵۔ بیان کیا جاتا ہی کہ کراچی سے ڈاک بجائے بی۔ آئی۔ ایس۔ ان جہازونکے مسرز سٹرو کے جہاز و سٹیمر لیجائی جائیگی۔ یہہ تبدیلی اسواسطے ہوئی ہی کیونکہ دیگر جہاز کے جہازیوں نے کام بند کر دیا ہی ؛

مضامین مفید المبتدین

پیاس کا ہیکی اور کیسی ہے؟

گرمی کا موسم ہے۔ گرمی بڑی سخت ہے۔ لو چلتی ہے۔ پیاس کیسی لگی ہے۔ پانی کی کیسی ضرورت ہے۔ جسم کی معلوم ہوتا ہے ساری طاقت جاتی رہی۔ تم کہتے ہو کہ یہہ پیاس بڑی بری بلا ہے۔ پر کلام اللہ میں لکھا ہے کہ مبارک وہ جو پیاسے ہیں۔ کیا سبب یہہ عجیب معلوم ہوتا ہے نہ کہ پیاس مبارک ہو۔ کیا مطلب ہے۔ پیاس تبھی مبارک ہو سکتی ہے کہ جب اچھی چیز کی پیاس ہو اور جب بجھنے پر کچھ امید ہو۔ بعض وقت لوگ شراب کے پیاسے ہیں۔ یہہ مبارک نہیں ہے۔ بعض وقت کسی اور بری چیز کے پیاسے ہیں۔ اُس میں بھی کچھ برکت نہیں چاہئے کہ پیاس اچھی ہو مفید باتوں کی ہو۔ تب مبارک ہوگی یاد رکھو بچو کہ پیاس سے صرف پانی کی پیاس مراد نہیں ہے۔ بلکہ جو آدمی کے دل میں تمنا یا خواہش ہوتی ہے وہی پیاس ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص پیاسا ہے۔ بڑی بات تو یہہ ہے کہ کس چیز کی پیاس ہے۔ تمہاری پیاس کیسی ہے۔ شاید تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ میں بڑا مالدار ہوں یا میری بڑی عزت کی جائے۔ یا کسی کی یہہ پیاس ہے کہ امتحان میں کامیاب ہو یا شاید کسی کے دل میں غصہ ہے۔ کسی دوست سے خفا ہو گیا ہو اور چاہتا ہے کہ اُس سے بدلا لے۔ کہتا ہے کہ میں خوب اُس کی مرمت کرونگا۔ یہہ پیاس خراب ہے۔ تمہارے دل میں کیسی پیاس ہے۔ کس بات کو چاہتے ہو۔ کس کا شوق ہے تمہارے دل میں؟ کیا تمہاری پیاس اچھی ہے کہ نہیں۔ تم میں کتنے ہیں جو دل و جان سے یہہ چاہتے ہو کہ عیسیٰ کو خوش کرو اور اُس کو پیار کرو اور اُس کی باتوں کو مانو۔ یہہ پیاس بہت ہی اچھی ہے۔ اِس کو مسیح مبارک کہتا۔ ایسی پیاس سے تمہارا بڑا فائدہ ہوگا اور عیسیٰ کا جلال بھی ظاہر ہوگا۔

اپنے آپ سے فیصلہ کرو کہ میری پیاس کس بات کی ہے۔ کیا تمہارا دل اب تک بدل گیا ہے۔ کیا تم نے نئی پیدائش پائی اگر نہیں پائی تو چاہئے کہ نئی پیدائش کی پیاس تم کو لگے۔ اور تم بڑے پیاسے ہو جاؤ اور ہر ایک کہے کہ میں بڑا پیاسا ہوں کاش کہ میرا دل بدل جائے۔ ای پیارے عیسیٰ تو ہی میرے دل کو تبدیل کر۔

اب نیا سال چڑھا ہے۔ خبر نہیں اِس نئے سال میں کیا کیا نئی باتیں ہونگی۔ کیا کیا عجیب باتیں۔ یہہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ اِس سال کی ساری باتیں جانیں۔ پر ایک بات ضرور ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم ابھی عیسیٰ کو قبول کریں اور ہر روز اُس کی خدمت میں لگے رہیں۔ پھر ہماری پیاس مبارک ہوگی کیونکہ عیسیٰ نے کہا ہے کہ اگر کوئی اُس پانی کو پیئے جو میں اُسے دونگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ مراد یہہ ہے کہ جب جب پیاس لگے گی جھٹ عیسیٰ ہم کو اپنا جیتا پانی دیگا۔ جس سے ہماری پیاسی روح بھیگی اور سیر ہو جائے گی۔

ایک چھوٹا لڑکا تھا اور وہ دل سے چاہتا تھا کہ عیسیٰ میرے دل میں آئے۔ اُس نے اپنی ماں سے کہا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن ہم پہاڑ پر چڑھے تھے۔ اور بڑی گرمی تھی اور پانی بالکل نہیں ملا اور ہم کو بڑی سخت پیاس لگی۔ اچھا ابھی میرا ویسا ہی حال ہو گیا ہے۔ میں بہت پیاسا ہوں۔ بچو اُس چھوٹے لڑکے کو مبارک پیاس یعنے عیسیٰ کی پیاس لگی تھی۔ امید ہے کہ تمکو بھی لگی ہوگی۔

پھر ایک اور بات ہے سوچنے کے لایق۔ ہم تو کہہ چکے ہیں کہ آدمیوں کو پیاس لگا کرتی ہے۔ لیکن ہم نے شاید اِس بات پر غور نہیں کیا ہے کہ عیسیٰ کو بھی پیاس لگتی ہے۔ کوئی کہے گا کیا عیسیٰ کو کس طرح لگ سکتی ہے۔ یہہ کیونکر معلوم ہوتا ہے۔ اُس کو کیونکر پیاس لگے۔ خیر سنو میں بتاؤں؟ پھر کے میں کہانی سناؤنگا۔ ایک بڈھی عورت تھی۔ اُس کا ایک ہی لڑکا تھا جسے وہ نہایت ہی پیار کرتی تھی لیکن وہ بدچلن تھا۔ اپنی ماں کے دل کو غمناک کیا کرتا تھا۔ خرابیوں اور شرارتوں میں بڑھتا رہا یہاں تک کہ آخر ماں کو خبر ملی کہ سپاہی تمہارے بیٹے کو پکڑ کر کچہری میں لے گئے۔ اور جج صاحب اُس کو قید کر آیا۔ اُس بڈھی کا دل قریباً ٹوٹ گیا۔ اب سوچو اُس کے دل میں پیاس تھی کہ نہیں؟ ضرور تھی۔ کاہے کی؟ اِس کی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو بدفعلی اور شرارت سے بچا اور اُس کو نیک چلن اور حق پرست بنا۔ ویسی ہی عیسیٰ کی پیاس ہوتی ہے۔ جو پیار اور محبت بڈھی کے دل میں تھی ایک شمہ بھی نہیں ہے اُس پیار بے نہایت کا جو عیسیٰ کے دل میں ہوتا ہے۔ روز وہ ہم کو دیکھکر افسوس کرتا ہے کہ یہہ لڑکا جس کے واسطے میں نے اپنی جان دی مجھے پیار نہیں کرتا۔ اور یہہ لڑکا جس کے لئے میں نے اپنے آپ کو فدا کیا مجھ سے محبت نہیں رکھتا ہے۔ ای لڑکے لڑکیو کیا تم عیسیٰ کی پیاس کو بجھانے نہیں چاہتے ہو؟ تم کہو کہ ہاں ہم چاہتے ہیں۔

عیسیٰ نے ایک دفعہ کہا کہ میں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا کیسی افسوس کی بات ہے۔ عیسیٰ پیاسا تھا اور کسی نے اُس کو پانی نہیں پلایا۔ اگر ہم چاہیں کہ اُس کی پیاس بجھائیں تو طریقہ آسان ہے چاہئے کہ ہم اپنا دل اُن کو دیدیں۔ اُس کے سپرد کریں۔ پھر وہ ہماری بابت کہیگا۔ آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو میں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پانی پلایا۔ اور ہم حیران ہو کر جواب دینگے پیارے عیسیٰ ہم اِس لایق نہیں کہ تجھکو پانی پلائیں اور تیری خدمت کریں۔ سب کچھ ہے۔ اور ہم نے تیری ہی دولت سے تجھکو دیا ہے۔ ہم بھی تیرے ہیں۔ ہماری گناہ آلودہ نقدوں کو

اب بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اب بھی مقبولیت کا ایام ہے۔ اب بھی پھرو اور مسیح خداوند کی طرف تاکو۔ ہم نہیں کہتے کہ جو خداوند مسیح پر ایمان نہیں لاتے وہ ہلاک ہونگے بلکہ ہم بہ تاکید سے کہتے ہیں کہ جو خداوند مسیح پر ایمان نہیں لاتے اُن پر سزا کا فتویٰ لگ چکا کیونکہ ہماری شریعت اور ضمیر دونو اِس بات کے شاہد ہیں کہ ہم نے عدول حکمی کی ہے۔ ہماری اپنی شریعت ہم کو ملامت کر رہی ہے اور روز حشر ملامت کریگی۔ اے عزیز ہندؤو اور مسلمانو توبہ کرو اور اپنے گناہوں سے پھرو۔ کیوں تباہ ہوئے جاتے ہو۔ قوم کی بدبختی میں محض عتاب ظاہر کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اِس سے تو فقیر درویش بر جان درویش کے مصداق بنتے ہو۔

اِس مرقومہ آیت پر غور کرو۔ شریعت موسیٰ سے صادر ہوئی مگر فضل اور عنایت خداوند مسیح سے۔

العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

بارش

بعد حمد و سپاس بقیاس بیچ درگاہ خلقیہ حقیقی کے کہ اُس نے اپنے دست قدرت سے موقعہ پر پانی برسایا تین روز تک خوب گھٹا باندھکر گرا۔ آفتاب عالم تاب قطعی نمودار نہ ہوا۔ نباتات جو مُرجھائے و کملائے تھے سبز ولہلہاتے اور پرند کلیل کرتے وچہچہاتے نظر آنے لگے۔ زمین جو خشکی سے بیتاب تھی پانی پاکر شاداب و سیراب ہوئی۔ اور فصل ربیع کی جو حاصل دینے سے جواب دینے پر تھی اب زور پر ہونیکی امید ہوئی۔

لوگوں کے غم خوشی سے مبدل ہوئے۔ چہروں پر جو ہوائیاں اُڑتی تھیں دور ہوگئیں اور فکریں جو گھسری ہوئی تھیں کافور ہوئیں۔ خوشی کے ولولے دل سے نکلنے لگے۔ کیوں نہیں اِس رحمتہ العالمین وجامع المتفرقین کو ہر وقت اپنی مخلوقات کی بہبودی و بہتری کا پاس و لحاظ رہتا ہے۔

لیکن ہاں واویلا ہم پر کہ اُس کی مہربانیوں کو دیدہ و دانستہ فراموش کر دیتے ہیں۔ بالعوض اِس کے کہ پروردگار کے شکرگذار ہوں اُس سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ مطلقاً اُس ستار و غفار کی پروا نہیں کرتے اور دنیائے فانی کی عیش و عشرت میں جو پنج روزہ ہے مشغول رہتے ہیں۔ اور یوں عذاب سرمدی و سزائے دائمی کے مستحق ہوتے ہیں۔

کاش کہ ہم سب بیدار ہوکر اُسکی نوازشوں کے احسان مند رہیں اور اُس کے حکموں پر عمل کرنے سے اپنا پیار اُس سے ظاہر کریں اور تا دم مرگ اُس کیطرف لو لگاتے رہیں۔ تاکہ یوم النشور میں شرمندہ ہونا نہ پڑے۔

راقم ۔ بی ۔ سی ۔ فسک ۔ مدرسہ علم الٰہی بریلی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کرنیکے لئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی ۔ چوڑائی ۔ نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این ۔ ڈبلیو ۔ آر ۔ لاہور سے خط و کتابت کرو؛

ضرورت

جلالپور مڈل سکول کیلئے ایک بائبل ٹیچر کی جو انگریزی بھی جانتا ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ عـہ سے ۱۸ روپیہ تک حسب لیاقت دیجاویگی۔ نیز اُسی جگہ کے لئے ایک منادی کی ضرورت ہے جسکو علاوہ منادی کے مشنی سکول میں پڑھانا بھی ہوگا۔ تنخواہ عـہ سے عـہ تک حسب لیاقت دیجاویگی۔

المشتہر

پادری آر ۔ ایم ۔ پیٹرسن صاحب مشنری چرچ آف سکاٹلنڈ ۔ گجرات پنجاب

اشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۱۴ مارچ ۱۸۹۶ء و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے آٹھ بجے شروع ہوا کریگی تمام لاٹ یعنے اسباب خرید کردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہئیے۔ ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑے گا اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جاویگا۔

تفصیل اسباب

اسپات پرانے مشتمل بر ریل ۔ تال ۔ دھرے ۔ شہتیری و دیگر اقسام ۔ لوہا پرانا مشتمل بر ریل ۔ پہیہ ۔ چادری ٹکڑے و دیگر اقسام وغیرہ پیتل پرانا و نیز کئی ایک ٹن ریتیاں کہنہ وغیرہ وغیرہ؛

جارج ۔ ہایلی ۔ چیف سٹور کیپر } لاہور
این ۔ ڈبلیو ۔ ریلوے ۔ } ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء

اشتہار

تین تین روپے کی تین سکالرشپیں کرسچین بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ میں اُن عیسائی طالبعلموں کو دیجاویگی جنہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا ہو؛ المشتہر ۔ پرنسپل بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

دستورالعمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . عـہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . عـہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . . . عـہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . . . ہے
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ } . . . . . ہے
بغیر ضمیمہ . . . . عـہ

بادہ م پادری ایے ایل ڈرنگ صاحب اڈیٹر وغیرہ ۔ نورافشاں کیواسطے ۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ۔ ایم ۔ وائلی ۔ کے اہتمام سے چھپا؛